امتیاز احمد(اسسٹینٹ پروفیسر)
شعبۂ اردو، راجا سنگھ کالج، سیوان
مواد برائے بی۔ اے آنرس (سالِ اوّل)

باغ و بہار کا اُسلوب

باغ وبہار کا شمار اردو کی لازوال کتابوں میں ہوتا ہے۔ اس کتاب کی دیگر خوبیاں بھی اہمیت کی حامل ہیں، لیکن اس کے اسلوب اور اندازِ تحریر کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ میر امّن کو زبان پر بے پناہ قدرت حاصل تھی۔ انھیں بادشاہ، امرا، رئیس زادوں کے علاوہ بھکاریوں تک کی زبان اور لہجے پر عبور حاصل تھا۔ وہ بیگمات اور کٹنیوں کے اندازِ گفتگو پر بھی مہارت رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ 'باغ وبہار' کو اردو نثر کی تاریخ میں بے مثال اہمیت حاصل ہے۔

اردو میں مختصر افسانے کا جنم تو بہت بعد میں ہوا، لیکن باغ وبہار میں پہلی بار افسانے کی ہلکی سی جھلک نظر آتی ہے۔ اس کتاب میں ایک بادشاہ اور چار درویشوں کی کہانی پیش کی گئی ہے، جنھیں تمہید اور خاتمے کے ذریعے آپس میں جوڑا گیا ہے۔ اس کتاب میں دہلی کی تہذیب اور معاشرت کی مرقّع کشی نظر آتی ہے۔

باغ و بہار اردو نثر کا پہلا شاہکار تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ آسان، سادہ اور عام فہم زبان کا پہلا نمونہ بھی ہے۔ اس کتاب سے پہلے اردو نثر کے جو نمونے ملتے ہیں، ان کی زبان

گنجلک اور فارسی آمیز تھی۔ آگے چل اردو کے نثر نگاروں نے اسی کتاب کے اسلوب کو اپنایا۔ مرزا غالب کو نئی نثر کے لیے یہیں سے روشنی ملی اور سر سید نے بھی اپنا چراغ میر امّن کے چراغ سے ہی جلایا۔

بول چال کی زبان تحریری زبان سے مختلف ہوتی ہے۔ تحریری زبان میں قواعد کی پابندی لازمی ہوتی ہے، جملے اور فقرے مکمل طور پر ادا ہوتے ہیں اور رکھ رکھاو کا زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ بول چال کی زبان میں یہ پابندیاں نہیں ہوتی ہیں۔ باتوں میں چشم و ابرو کے اشارے سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ آسان لفظوں کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ میر امّن نے اسی بول چال کی زبان کا استعمال کیا ہے۔ ان کا دعوا ہے 'جو لڑکے بالے، عام و خاص بولتے ہیں۔ اسی محاورے سے لکھنا شروع کیا، جیسے کوئی باتیں کرتا ہے'۔ اس کے لیے انھوں نے جو وسائل اختیار کیے، ان کے متعلق کچھ جاننے کی کوشش کرتے ہیں:

ان کے یہاں لفظوں کی تکرار ملتی ہے جیسے 'گھر گھر، محلے محلے'۔ اسی طرح فارسی اضافت کے بدلے آسان ترکیب استعمال کی ہے جیسے 'حکمِ حاکم' کی جگہ حاکم کا حکم یا حکم حاکم کا۔ اس کے علاوہ میر امّن نے ہندی الفاظ کا کثرت سے استعمال کیا ہے، نثر کے لیے مناسب تشبیہوں کے ساتھ شعری وسائل سے بھی خوب کام لیا ہے۔ 'تکلم کا انداز اور بات کا لب ولہجہ' باغ و بہار کے اسلوب کی سب سے نمایاں خصوصیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باغ وبہار کو دیگر داستانوں کے مقابلے نمایاں مقام حاصل ہے۔